Regd No L 5254 ‏ 225

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ــــ الفضل لاہور ‏ ٹیلیفون نمبر ۲۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ ،، سہ ماہی ۷ ،، ماہوار ۲½ ،، فی پرچہ ۱؎

یوم شنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۸ فتح ۱۳۳۰ ھش | ۸ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ماہ فتح دبذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت، کمردرد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ــــ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے۔ مگر ضعف بہت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں

ــــ مکرم نواب عبد اللہ خانصاحب کو بخار آج نسبتاً کم ہے باقی حالت بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو سے استعفےٰ طلب کر لیا گیا

کراچی ۷ دسمبر:- سندھ کے گورنر عزت مآب دین محمد نے ایک ٹربیونل مقرر کیا ہے۔ یہ ٹربیونل رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کے ان الزامات کی تحقیقات کرے گا جو حال ہی میں پروڈا ایکٹ کے ماتحت مسٹر کھوڑو وزیر اعلیٰ سندھ کے خلاف لگائے گئے ہیں ــــ معلوم ہوا ہے کہ گورنر سندھ نے اس سلسلے میں ایک خط مسٹر کھوڑو کے نام ارسال کیا ہے جس میں اس ٹربیونل کے تقرر کی انہیں باضابطہ اطلاع دی گئی ہے ــــ واضح رہے کہ اس ٹربیونل کے قیام کے بعد اب قاعدہ کے مطابق مسٹر کھوڑو کو وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہونا پڑے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نئی وزارت قاضی فضل اللہ مرتب کریں گے۔

سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا ایک اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ پارٹی نے دو قرار دادیں پاس کیں۔ ایک قرار داد میں پارٹی کے موجودہ لیڈر مسٹر کھوڑو پر اعتماد کا اظہار کیا۔ دوسری قرار داد میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر دفعہ ۹۲ الف کے ماتحت سندھ میں گورنری راج قائم کیا گیا تو یہ سراسر غیر جمہوری اقدام ہوگا۔ اور اس سے صوبہ میں لیگ کی تنظیم پر مضر اثر پڑے گا۔ اجلاس میں آئندہ انتخابات کے پروگرام پر بھی غور ہوا۔ توقع ہے۔ کہ آئندہ سال مارچ کے آخر تک انتخابات مکمل ہو جائیں گے۔ اور نئی صوبائی اسمبلی معرض وجود میں آ جائے گی ــــ موجودہ پروگرام کے مطابق ۲۰ دسمبر تک رائے دہندگان کی ابتدائی فہرست تیار ہو جائے گی۔ ۵ جنوری تک اس فہرست پر اعتراضات کا موقع دیا جائے گا۔ ۱۵ فروری تک آخری فہرست شائع ہو جائے گی۔ اور مارچ کے وسط میں پولنگ شروع ہو جائے گا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی ڈاکٹر گراہم سے ملاقات!

مذاکرات کا کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوا

پیرس ۷ دسمبر:- چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے آج اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم سے ملاقات کی جو چالیس منٹ تک جاری رہی۔ جب سے ڈاکٹر گراہم کو مزید بات چیت کرنے کا فیصلہ دیا گیا ہے۔ یہ آپ کی تیسری ملاقات تھی۔

ایک اطلاع کے مطابق پاکستان کی وزارت کشمیر کے ایک افسر اور ڈاکٹر گراہم کے فوجی مشیر کے درمیان بھی آج پیرس میں تبادلہ افکار ہوا ــــ اخباری نمائندوں کو وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ اس وقت تک مسئلہ کشمیر کے متعلق جو مذاکرات ہو چکے ہیں۔ ان سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

تحقیقاتی کمیشن کی کارروائی

راولپنڈی ۷ دسمبر:- خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے آج صبح اس ہوٹل کا معائنہ کیا۔ جس میں قاتل سید اکبر قتل سے قبل چند دن رہا تھا۔ اس موقعہ پر قاتل کا گیارہ سالہ لڑکا بھی موجود تھا۔

کمیشن نے ریڈیو پاکستان کا وہ ریکارڈ بھی سنا جس میں قائد ملت کے الفاظ "برادران ملت" قاتل کے دو فائروں اور بعد کے ۵ فائروں کی آوازیں نشر کی گئی تھیں۔ یہ نشر ۴۴ سیکنڈ... میں ہوئے تحقیقاتی کمیشن نے دس دن کے لئے سماعت ملتوی کر دی ہے۔

پندرہ ممالک کی طرف سے مراکش کی حمایت کا وعدہ

پیرس ۷ دسمبر:- توقع ہے۔ کہ مراکش کا مسئلہ بھی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش ہوگا۔ اب تک پندرہ ممالک اس سلسلے میں عربوں کی اعانت و حمایت کا وعدہ کر چکے ہیں۔ ان ممالک میں روس، ایران، پاکستان، بھارت افغانستان اور انڈونیشیا بھی شامل ہیں۔

عرب حلقوں کو امید ہے کہ انہیں یونان، ترکی، چین، لائبیریا اور ال سلویڈور کے ووٹ بھی مل جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسرائیل کسی طرف ووٹ نہیں دے گا۔ (رائٹر)

اوقاف کی رجسٹری لازمی قرار دی جائیگی

لاہور ۷ دسمبر:- معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے اوقاف کی نگرانی کرنے کے لئے ایک مسودہ قانون پیش ہوگا۔ اس قانون کے ماتحت اوقاف کی نگرانی کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جائے گا جس کے ارکان اسمبلی کے مسلمان ممبر منتخب کریں گے۔ نیز تمام اوقاف کی رجسٹری لازمی قرار دی جائے گی۔

سلامتی کونسل میں پاکستان کی نمائندگی

پیرس ۷ دسمبر کل جب پاکستان سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہوا۔ تو تقریباً سب نمائندوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ہدیہ تبریک پیش کیا ــــ امید ہے کہ یکم جنوری کو پاکستان سلامتی کونسل میں اپنی نشست سنبھال لے گا۔ اور پروفیسر اے ایس بخاری مستقل طور پر پاکستان کی نمائندگی کریں گے

۱۵ دسمبر کو لیبیا مکمل طور پر آزاد ہو جائیگا

طرابلس ۷ دسمبر:- اقوام متحدہ کے کمشنر برائے لیبیا نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ لیبیا کو آزادی دینے کے لئے جو آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ امید ہے۔ کہ اس سے پہلے ہی یعنی ۱۵ دسمبر کو لیبیا کو آزادی کے اختیارات سونپ دیئے جائیں گے۔ ان اختیارات .... کی رو سے لیبیا اپنی خارجہ اور دفاعی پالیسی میں مکمل طور پر آزاد ہوگا۔

خواجہ شہاب الدین لاہور آ رہے ہیں

پشاور ۷ دسمبر:- عزت مآب خواجہ شہاب الدین گورنر سرحد نے ریڈیو پاکستان کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ ان کے پیشرو گورنر نے قبائلی علاقہ کی تعلیمی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے جو پروگرام تیار کیا تھا۔ وہ پوری طاقت سے اسے مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ خواجہ شہاب الدین پنجاب کے گورنر مسٹر چندریگر سے ملاقات کرنے کے لئے آج لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔

سرحد کی نئی وزارت آئندہ ہفتے قائم ہو جائیگی

پشاور ۷ دسمبر:- سرحد مسلم لیگ کے صدر خان عبد القیوم خان نے آئندہ جمعہ (۱۴ دسمبر) کو سرحد اسمبلی کی نئی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس پشاور میں طلب کیا ہے۔ امید ہے کہ اس اجلاس میں پارٹی لیڈر کا انتخاب ہوگا۔ اور اسی دن یا اس سے اگلے دن صوبے کی نئی کابینہ حلف وفاداری اٹھائے گی۔

ضلع ہزارہ میں قحط؟

پشاور ۷ دسمبر:- حال ہی میں بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ضلع ہزارہ میں سخت قحط نمودار ہو رہا ہے۔ حکومت سرحد نے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کو مبالغہ آمیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس ضلع میں کسی حد تک غلہ کی کمی ضرور واقع ہو گئی ہے لیکن اسے دور کیا جا رہا ہے۔ اور اب بارش ہو جانے کی وجہ سے حالت اور بھی بہتر ہو جانے کی توقع ہے۔

مختصرات

ــــ قاہرہ مصر کی وزارت داخلہ کے تحت جو فوجی دستے قائم کئے جائیں گے۔ ان کے اخراجات کے لئے حکومت مصر ایک لاکھ پاؤنڈ کا قرضہ حاصل کرے گی۔

ــــ قاہرہ آج مصر کے ہزاروں طلباء نے ایک جلسہ میں آزادی مصر کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کا عہد کیا۔

ــــ بغداد۔ عراق کے سیاسی حلقوں نے شام کے حالیہ انقلاب کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اسے عرب لیگ کے لئے از حد نقصان کا باعث قرار دیا ہے۔

ــــ لنڈن۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ میں ہر روز قریباً تین ہزار کارکن زخمی ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی کوئلے کی کانوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پروگرام شب جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء

بمقام مسجد مبارک ربوہ

۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء

زیر صدارت مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

وقت	پروگرام	
۷-۰۰ سے ۷-۱۵	تلاوت قرآن کریم	مسٹر عارف نعیم ترک
	نظم	مسٹر رضوان عبد اللہ سوڈانی
۷-۱۵ سے ۷-۳۰	تقریر	مسٹر عبد الشکور کنزے جرمن بزبان جرمنی۔ ترجمان چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی
۷-۳۰ سے ۷-۴۵	"	مسٹر رشید احمد امریکن بزبان اردو
۷-۴۵ سے ۸-۰۰	"	مسٹر عثمان چو " "
۸-۰۰ سے ۸-۱۵	"	مسٹر رضوان عبد اللہ آف حبشہ بزبان اردو
۸-۱۵ سے ۸-۳۰	"	مسٹر ابراہیم عباس فضل اللہ سوڈانی " "
۸-۳۰ سے ۸-۴۵	"	مسٹر عارف نعیم ترک بزبان ترکی ترجمان محمد افضل آف حبشی ترکستان
۸-۴۵ سے ۹-۰۰	"	مسٹر ابراہیم آف بورنیو بزبان اردو
۹-۰۰ سے ۹-۱۵	"	مسٹر صالح الشیبی انڈونیشین بزبان اردو
۹-۱۵ سے ۹-۳۰	"	مسٹر سپرجا انڈونیشین بزبان انڈونیشی
۹-۳۰ سے ۹-۴۵	"	بنجتیا رذکریا آف سنگاپور بزبان ملائی۔ ترجمان مولوی غلام حسین صاحب ایاز سابق مبلغ ملایا و سنگاپور

۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء

زیر صدارت مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

وقت	پروگرام	
۷-۰۰ سے ۷-۱۵	تلاوت و نظم	
۷-۱۵ سے ۷-۳۵	امت محمدیہ کے لئے مسیح محمدی کے آنے کی بشارت تھی نہ کہ مسیح اسرائیلی کی	مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر فاضل
۷-۳۵ سے ۸-۵	صداقت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف پراونشل سیکرٹری تبلیغ
۸-۵ سے ۸-۵۰	افغانستان کشمیر و صوبہ سرحد میں اسرائیلی آباد ہیں	مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار
۸-۵۰ سے ۹-۵۰	تبلیغی لائحہ عمل کے متعلق مشورہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے متعلق مشورہ	ناظر دعوۃ و تبلیغ و مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ہمارا جلسہ سالانہ امسال انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے چندے کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ جلسہ سالانہ پر قریباً ۷۰۰۰۰ روپیہ خرچ ہوگا۔ جس سے مہمانوں کی میزبانی کی جائے گی۔ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت مقرر کیا ہوا ہے۔ اور دور دراز سے لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے کام و کاروبار کو چھوڑ کر اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے تمام مہمان اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی مہمان نوازی کے لئے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے مہمان کی مہمان نوازی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب میں جگہ دے گا۔ پس کون بد نصیب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو نہ چاہے گا۔

جلسہ سالانہ میں اب صرف نصف ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اور جلسہ کی ضروریات بڑے زور شور سے خریدی جا رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر دوست کا جس قدر چندہ جلسہ سالانہ ہو۔ وہ حد درجہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کر دے۔ پس آپ کو موقعہ ہے کہ آپ اپنے چندہ کو ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی میزبانی میں حصہ لیں۔ اور اس کے انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال ربوہ)

پروگرام جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری تصحیح

الفضل میں جو پروگرام جلسہ سالانہ شائع ہوا ہے۔ اس میں دو جگہ غلطی رہ گئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۱) جلسے کے تیسرے دن (۲۸ دسمبر)

۱۰-۵ سے ۱۰-۵۰ تک۔ جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی کے عنوان سے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس تقریر فرمائیں گے اخبار میں غلطی سے وقت ۱۰-۵ سے ۱۱-۵۰ چھپ گیا ہے۔

(۲) جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر کے آگے حسب ذیل نوٹ پڑھا جائے

نوٹ:۔ اگر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف نہ لا سکے۔ تو ان کی جگہ کوئی اور انتظام کیا جائے گا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعت ہائے ہندوستان کی توجہ کیلئے

اگرچہ انفرادی طور پر تمام جماعتوں کو ایک خاص چٹھی کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ارسال کی گئی ہے۔ مگر مزید تاکید کے طور پر احباب کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دار الامان میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء کو جماعت احمدیہ کا ساٹھواں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے اپنے روحانی مرکز میں کثرت کے ساتھ جمع ہوں۔

خدا کے فضل سے ملکی حالات بہتر ہو چکے ہیں۔ احباب اپنے اہل و عیال کو بھی ہمراہ لا سکتے ہیں۔ لیکن اہل و عیال کے ساتھ آنے والے احباب کے لئے ضروری ہے کہ دفتر کو جلد از جلد اپنی آمد سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی رہائش وغیرہ کے بارے میں انتظامات کر دیئے جائیں۔ اس میں دیر نہیں ہونی چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ کی اطلاع کے لئے

حلقہ امارت ڈسکہ کے امیر کا انتخاب مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۱ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رکھا گیا مگر چونکہ جلسہ ملتوی کیا گیا۔ اس لئے انتخاب امیر نہ ہو سکا۔ اب یہ انتخاب مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز سوموار ڈسکہ کی احمدیہ مسجد میں ۲ بجے بعد دوپہر کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل احباب انتخاب میں شامل ہوں

(۱) صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۲) وہ احمدی جن کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہو۔ (۳) پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال صاحبان جملہ جماعت ہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ

نوٹ۔ بقایا داران رائے دینے کے مجاز نہ ہوں گے۔

(قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان

مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ۴ دسمبر سے ۸ یوم کی رخصت پر ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس عرصہ کے لئے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو قائمقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔

(پی۔ اے ناظر اعلیٰ)

(بقیہ لیڈ صفحہ ۲)

لوگوں کی ہے کہ اگر آپ کہیں کوئی کارخانہ کھولدیں تو تمام قادیانی یہاں سے بیت اٹھا کر چلے جائیں۔ ہم سب تنگ ہیں۔ مجھے ان لوگوں کی ذہنیت پر افسوس بھی ہوا۔ مگر مجبوری کے پیش نظر خاموش رہا۔ قادیان میں مرزائیوں کے ماتم سے ہنگامہ برپا تھا۔ اور یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ اگر مجالس اسی طرح ہوتی رہیں تو سارا مرزائی شہر شیعہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کا رد عمل یہ ہوا کہ دوسرے سال مرزا محمود نے حکمنامہ جاری کر دیا کہ اگر کوئی مرزائی شریک مجلس ہوا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔"

(شیعہ لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۵ کالم ۳)

اس کو پڑھ کر "الف لیلیٰ" کے مصنف کی روح سر پیٹ کر رہ گئی ہوگی۔ ہمیں شمس صاحب سے ناحق گلہ ہے۔ آپ بے شک احراریوں سے ملئے جلئے۔ آپ تو بڑے سے بڑے احراریوں کے بھی کان کتر سکتے ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

"تحفظ ختم نبوت" اور "تحفظ حقوق شیعہ" زندہ باد

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۸ ر دسمبر ۱۹۵۱ء

شیعہ احراری

شیعہ صاحبان سیاسی لحاظ سے دو گروہوں میں تقسیم ہیں ایک گروہ مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔ اور ایک احراریوں کے ساتھ۔ جو گروہ احراریوں کے ساتھ ہے۔ اس کے تمام طور و طریق احراریوں سے ملتے جلتے ہیں۔ وہی بے سروپا افسانہ طرازی وہی اتہام تراشی وہی نعرہ بازی وہی تفرقہ اندازی۔ اور وہی منافرت انگیزی۔ یہ گروہ تحفظ حقوق شیعہ کا علمبردار ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ شیعوں کے لئے پاکستان میں علیحدہ حقوق مقرر کرائے جائیں۔ لفظ تحفظ سے ہی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ یہ بھی کوئی تحفظ ختم نبوت کی قسم ہے۔ اور ملک میں مذہبی اختلافات کی بناء پر تفرقہ بازی کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اور ان کا کام بھی وہی ہے۔ جو احراریوں کا کام ہے۔ یعنی ملک میں مذہبی منافرت پیدا کر کے فتنہ و فساد اور انارکی کو ہوا دینا۔

اس گروہ کا پرانا ترجمان تو ہفت روزہ "رضاکار" ہے۔ لیکن اب لاہور سے ایک اور ہفت روزہ "شہید" جاری ہوا ہے۔ جو مظفر شمسی صاحب کی زیر ادارت شایع ہوتا ہے۔ اس کی جلد نمبر ۱ کا نمبر ۹ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے صفحہ ۱۲ پر ایک نوٹ ہے جس کا عنوان ہے۔ "مولوی نور الحسن بخاری مدیر سہ روزہ دعوت ٹُنّے دانہ پھینکا"

اس نوٹ میں جہاں مولوی نور الحسن بخاری کی فرقہ پرستانہ ذہنیت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی احراری لیڈروں کی قصیدہ خوانی بھی کی گئی ہے۔ یہ مولوی نور الحسن وہی ہیں جو ہفت روزہ "تنظیم اہلسنت" کے بھی مدیر ہیں۔ اور جو احمدیت کے خلاف بھی ہمیشہ دل کے پھپھولے جلاتے رہتے ہیں۔ مولوی نور الحسن جو ہیں سو ہیں اور احراری جو ہیں سو ہیں ہمیں ان کے متعلق یہاں کچھ کہنا نہیں۔ تعجب ہمیں "شہید" کے مدیر محترم پر ہے کہ حالانکہ مولوی نور الحسن ایک طرف قاضی احسان احمد شجاع آبادی تاج الدین انصاری۔ عطاء اللہ شاہ بخاری میں بلحاظ فتنہ انگیزی کے کوئی فرق نہیں۔ لیکن چونکہ "شہید" کے مدیر محترم کے خیال میں مولوی نور الحسن نے شیعوں کے خلاف زہر چکانی کی ہے۔ وہ تو آپ کے نزدیک گردن زدنی ہے۔ مگر قاضی احسان احمد تاج الدین۔ عطاء اللہ شاہ بڑے قابل احترام بزرگ ہیں۔ کیونکہ وہ شمسی صاحب کے خیال میں شیعوں کو کچھ نہیں کہتے۔ چنانچہ شمسی صاحب فرماتے ہیں:۔

"پچھلے دنوں محترم قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے خانیوال میں ایک دلآزار تقریر کر دی (ہم ہرگز یہ ماننے کو تیار نہیں کہ وہ تقریر قاضی صاحب کی ہوگی) آزاد میں چھپ گئی۔ معاصر رضاکار نے جناب محترم حضرت تاج دین انصاری صدر احرار کو توجہ دلائی۔ صدر محترم نے صحیح حالات سے آگاہ کر کے بحث کو بند کر دیا۔ اور اپنی ذمہ داری کا احساس کیا۔ کیونکہ ماسٹر جی کی قیادت (جسے حضرت شاہ صاحب قبلہ مولانا السید عطاء اللہ شاہ بخاری کی پوری پوری تائید حاصل ہے۔) احرار میں اتحاد و اتفاق کی ضامن ہے۔ ایک بات تھی ختم ہوگئی۔ مولوی صاحب کی رگ جو پھڑکی تو جھٹ ایک مضمون گھسیٹ دیا اور ماسٹر جی کے خلاف عوام کو بھڑکانے کی ناکام سعی کی۔ اور شہید کا حوالہ دیکر لکھا کہ شمسی صاحب نے شیعوں کو کہا ہے۔ کہ اگر کبھی کوئی احرار لیڈر شیعوں کے خلاف لکھے تو وہ ہمیں مطلع کریں۔ تاکہ صدر احرار انہیں تنبیہ کر دیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس خط میں غلط بات کیا تھی ماسٹر جی احرار کے لیڈر ہیں اور احرار کی پالیسی اتحاد بین المسلمین ہے جس کا اعلان حضرت شاہ صاحب بارہا کر چکے ہیں اور عملی ثبوت بھی دے چکے ہیں۔ ماسٹر جی نے اپنی جماعت کا یہ نصب العین قرار دے کر وطن کی صحیح خدمت کی ہے کیوں کوئی سنی شیعوں کو برا بھلا کہے۔ اور اسی طرح شیعہ بھی سواد اعظم کے جذبات کا احترام کیوں نہ کریں۔ شاید معاصر دعوت کو علم نہیں کہ اکثر ایسے مقامات ہیں جہاں صدر احرار کو پتہ چلا کہ شیعوں نے سنیوں کی دلآزاری کی ہے تو انہوں نے فوراً حافظ صاحب قبلہ کو مطلع کیا چنانچہ حافظ صاحب قبلہ نے ان لوگوں کی سرزنش کی اور معاملہ ٹل گیا۔ ایسے باہمی سمجھوتہ کا یہ مطلب ہے کہ جہاں سنی زیادتی کرتے ہیں تو احرار لیڈر انہیں تنبیہ کرتے ہیں اور جہاں شیعوں سے زیادتی ہوتی ہے تو وہاں حضرت حافظ صاحب انہیں منع کر دیتے ہیں۔ اور یہی طریقہ صحیح ہے۔ آپس میں تعلقات بڑھانے کا۔ البتہ مولوی نور الحسن قسم کے بعض لوگ اس اتحاد کے دشمن ہیں مگر ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا رہا یہ کہ شیعوں کو برا بھلا کہہ کر اپنا حلوہ مانڈا چلایا جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟ مگر بخاری صاحب کو سوچ لینا چاہیئے کہ اب انہیں یہ بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور ان کے ہر حربہ کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ حکومت کے جن افسروں کے کھونٹے پر آپ ناچ رہے ہیں۔ ہم انہیں بھی دیکھ لیں گے ہمیں وطن کا مفاد عزیز ہے۔ کسی بڑے سے بڑے افسر کی خوشنودی نہیں"۔

(شہید لاہور ۲۵ ر نومبر ۱۹۵۱ء)

ملاحظہ فرمایئے شمسی صاحب کی خود غرضی اور کوتاہ اندیشی آپ اس نوٹ میں پہلے تو یہ فرماتے ہیں

"مولوی صاحب (نور الحسن) بخوبی جانتے ہیں کہ ہمیں ترکی بہ ترکی جواب دینا خوب آتا ہے۔ مگر کیا کریں یہ وقت نہیں۔ ہمیں وطن عزیز کا مفاد بہت پیارا ہے"!

یعنی آپ مولوی نور الحسن کی اشتعال انگیزیوں کا جواب اس لئے نہیں دیتے۔ کیونکہ آپ کو "وطن عزیز کا مفاد بہت پیارا ہے"۔ ملک میں فتنہ و فساد اور انارکی نہیں چاہتے۔ مگر ساتھ ہی احراریوں جیسے مفتن اور فساد پرور گروہ سے محبت اتحاد اور دوستی کی پینگیں بھی بڑھا رہے ہیں۔ اور وطن عزیز کے مفاد کو جو آپ کو بہت پیارا ہے ذرا بھی پروا نہیں کرتے کیوں؟ محض اس لئے کہ ان سے آپ کی سازباز ہے وعدہ مواعید ہیں کہ وہ شیعوں کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ البتہ احمدیوں کے خلاف وہ جتنی شورش چاہیں برپا کر سکتے ہیں۔ وہ نہ صرف ان کو کچھ نہیں کہیں گے بلکہ ہو سکا۔ تو ان کا ساتھ بھی دیں گے۔ جیسا کہ اکثر مفتی کفایت حسین صاحب جو شمسی صاحب کے "تحفظ حقوق شیعہ" والے گروہ میں شامل ہیں احراریوں کے جلسوں میں جا جا کر احمدیت کے خلاف تقریریں بھی کرتے رہتے ہیں۔

ہمیں شمسی صاحب بتائیں کہ ان کا اصلی اصول کیا ہے۔ آیا "وطن عزیز کا پیار" یا محض "تحفظ حقوق شیعہ"؟ اگر انہیں وطن عزیز کا بہت پیار ہوتا۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں تو یقیناً ان کا احراریوں سے جن کا پیشہ ہی فتنہ انگیزی ہے کوئی سمجھوتہ نہ ہوتا اور وہ اصولاً ان کی منافرت انگیزیوں اور ملک میں فساد پروریوں کی جدوجہد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے۔ جیسا کہ وہ مولوی نور الحسن صاحب کی شیعوں کے خلاف اشتعال انگیزیوں کو سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احراریوں کے متعلق تو وہ ذرا بھی شاکی نہیں۔ بلکہ ان سے دوستی گانٹھنا بڑے فخر کی بات سمجھتے ہیں حالانکہ جہاں تک وطن عزیز میں فتنہ سامانیوں کا تعلق ہے۔ احراریوں کے مقابلہ میں مولوی نور الحسن ابھی بچہ ہیں۔

پھر شمسی صاحب کی یہ بھی کتنی سادگی ہے۔ کہ آپ سمجھتے ہیں کہ احراری شیعوں کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ یا آئندہ بھی کچھ نہیں کریں گے۔ لکھنؤ میں جا جا کر مدح صحابہؓ کا قصہ تو شاید پرانا ہے۔ اگر شمسی صاحب تجاہل عارفانہ نہیں فرما رہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ پنجاب میں جتنے بھی سنی شیعہ جھگڑے حال میں ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان سب کے پشت پناہ احراری ہیں۔ نارووال۔ ملتان جھنگ وغیرہ میں احراریوں کی مہربانیوں کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ کتنا حسن ظن ہے کہ قاضی احسان احمد کی خانیوال میں شیعوں کے خلاف دلآزار تقریر خود احراریوں کے آرگن آزاد میں شائع ہوئی ہے۔ لیکن شمسی صاحب اس کا یقین ہی نہیں کرتے۔ اور پھر آپ کو شاید یہ علم نہیں ہے کہ مولوی نور الحسن بخاری اور عطاء اللہ شاہ دونوں بخاری ہیں۔ اور رشتہ دار ہونے کے علاوہ ایک سانپ کے دو منہ ہیں۔ دونوں کا دھڑ اور پیٹ ایک ہے۔ ادھر سے بھی ہڑپ اور ادھر سے بھی ہڑپ۔ مگر جانا ایک ہی فتنہ کی پرورش کے لئے ہے شمسی صاحب نے اسی نوٹ پر بس نہیں کی بلکہ احراری پن کا پورا پورا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ آپ نے "چہلم قادیان" کی طلسم ہوش ربا بھی لکھ ماری ہے اور اس پرچہ میں کچھ حصہ شائع بھی فرما دیا ہے۔ تھوڑا سا نمونہ ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں:۔

"قادیان میں ماتمیوں کے ماتم سے ایک سناٹا تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ آج سارا ملک یہاں بے کس کا ماتم کرنے کے لئے امڈ آیا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ مرزائی بھی خاصی تعداد میں ماتم کر رہے ہیں۔ میں نے جب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یوپی کے اکثر شیعہ اور سنی گھرانے مفلسی سے تنگ آ کر مرزائی ہو گئے ہیں۔ مگر اپنے اعتقاد کو چھپائے ہوئے ہیں۔ آج صبح یہ سب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ کے پاس گئے۔ اور انہیں کہا کہ ہم نے آج تک کسی معاملہ میں جماعت سے اختلاف نہیں کیا۔ مگر آج صاف کہہ دیتے ہیں کہ حسینؑ ہمارا مظلوم جد واحد ہے۔ ہم اس کا ماتم کریں گے۔ سید صاحب آخر سید کہلاتے ہیں خاموش ہو گئے۔ چنانچہ یہ سب سادات و شیعہ جو مرزائی چولہ پہنے ہوئے تھے۔ ماتم میں شریک ہوئے۔ اور فریاد و فغاں سے آسمان کو ہلا دیا۔ اسی دوران میں مجھے ایک مرزائی سے ملنے کا موقعہ مل گیا۔ تو اس نے مجھے علیحدہ لے جا کر کہا۔ کہ شمسی صاحب ہم اس جگہ کافی تعداد میں ہیں۔ بلکہ اکثریت قادیان میں ایسے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۲ کے نیچے)

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی مزعومہ پانچ آیات کی تطبیق

(۳)

(از مکرم مولٰنا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

قرآن مجید پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پاک، کامل اور محفوظ کتاب کے کلی یا جزوی طور پر منسوخ ہونے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ذیل کی بارہ ۱۲ آیات قرآنیہ پر غور کرنے سے ہر شخص اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

(۱) جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وان اللہ بکل شیءٍ علیم (المائدہ ۹۷)

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ نے کعبہ کو لوگوں کے لئے ہمیشہ تک عزت والا گھر مقرر کر دیا ہے۔ ایسا ہی الشھر الحرام اور قربانیوں اور ان کے گلے کے ہاروں کا قانون دائمی طور پر مقرر فرمایا ہے۔ یہ اس لئے ہے تاتم جان لو۔ کہ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں قرآن مجید کے قبلہ کو دائمی قبلہ قرار دے کر قرآنی شریعت کے دوام پر مہر کر دی ہے۔ لغت کی کتاب مفردات راغب میں ”قیاماً للناس“ کے معنوں کے متعلق صاف طور پر لکھا ہے:-

”وقولہ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس: ای قواماً لھم یقوم بہ معاشھم ومعادھم قال الاصم قائماً لاینسخ“

کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کعبۃ اللہ کے ذریعہ لوگوں کی اس زندگی اور اخروی زندگی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ امام الاصم کہتے ہیں۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ قبلہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور کبھی منسوخ نہیں ہو سکے گا۔“

(۲) الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیماً لینذر بأساً شدیداً من لدنہ ویبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجراً حسنا (الکھف ۲۱)

ترجمہ:- سب تعریف اس خدا کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندے پر قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ قائم رہنے والی کتاب ہے۔ تا وہ لوگوں کو ہولناک عذاب سے ڈرائے۔ اور نیک اعمال بجا لانے والے مومنوں کو بشارت دے۔ کہ ان کے لئے اچھا اجر ہے۔“

قرآن مجید کا ہر کجی سے مبرا ہونا اور ہمیشہ قائم رہنے والی تعلیم پر مشتمل ہونا اس کے منسوخ نہ ہونے پر پختہ دلیل ہے۔

(۳) ان ھذا القراٰن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجراً کبیراً (بنی اسرائیل ۹)

ترجمہ:- یہ قرآن مجید اس راستے کی رہنمائی کرتا ہے۔ جو سب سے بہتر اور پائیدار ہے۔ اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو اس امر کی بشارت دیتا ہے۔ کہ ان کے لئے اجر کبیر ہے۔“

جب قرآن مجید سب سے بہتر اور اقوم تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس سے بڑھ کر نسل انسانی کے لئے بہتر ضابطۂ حیات ہو نہیں سکتا۔ تو پھر اس کی منسوخی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لامبدل لکلمٰتہ ولن تجد من دونہ ملتحداً (الکھف ۲۷)

ترجمہ:- تو ہمیشہ اپنے رب کی اس کتاب کی پیروی کرتا رہ۔ اور اس کی تلاوت کر جو تجھ پر وحی کی گئی ہے۔ اس کے کلمات اور احکام کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور تجھے اس کے سوائے کوئی جائے پناہ نہ ملے گی۔“

اس آیت میں قرآن مجید کی دائمی اتباع کا حکم اس بناء پر دیا گیا ہے۔ کہ اس کے احکام ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔ اور نسل انسانی کو سارے تجارب کے بعد آخر کار قرآن کریم کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔ دوسرے معنوں کی رو سے خدائے قرآن کی طرف جائے پناہ اختیار کرنی پڑے گی۔ بہرحال یہ آیت بھی قرآنی شریعت کے دوام پر محکم دلیل ہے۔

(۵) رسول من اللہ یتلو صحفاً مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ (البینۃ ۲، ۳)

ترجمہ:- یہ اللہ کا رسول ہے۔ پاکیزہ آسمانی صحیفے پڑھتا ہے۔ ان صحیفوں میں تمام وہ تعلیمات درج ہیں۔ جو دائمی طور پر قائم رہنے والی ہیں۔“

اس آیت میں قرآن کریم کو ان تمام اوامر اور احکام کا مجموعہ قرار دیا ہے جو قیام و دوام پانے والے ہیں۔ بلکہ کتب سابقہ کی باقی رہنے والی تعلیموں پر بھی اسے حاوی قرار دیا ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ آئندہ یہ کتاب بھی آدم زادوں کے لئے دستور العمل کے طور پر باقی رہنے والی ہے۔

(۶) ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم (توبہ ۳۶)

ترجمہ:- اللہ کے قانون میں ابتدائے آفرینش سے بارہ مہینے مقرر ہیں۔ جن میں سے چار عزت والے مہینے ہیں۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔“

قرآن مجید کے اس قانون کو دائمی قانون قرار دیا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوں گے۔ اور ان میں سے چار الاشھر الحرام ہوں گے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ بہائیوں نے جب قرآن کریم کو منسوخ قرار دیا۔ تو انہوں نے بارہ مہینوں کی بجائے انیس مہینے بنانے کی بھی ناکام اور غیر طبعی کوشش کی ہے۔

(۷) ثم جعلنٰک علیٰ شریعۃ من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھواء الذین لایعلمون (الجاثیہ ۱۸)

ترجمہ:- ہم نے تجھے (موسوی دور کے بعد) نہایت کامل شریعت پر قائم کیا ہے۔ تو اسی کی پیروی کرتا رہ۔ اور بے علم لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔“

اس آیت میں قرآنی شریعت کو ہی واجب الاتباع قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے مقابل جملہ دعاوی کو اھواء الذین لایعلمون ٹھیرایا ہے۔ اور سچے مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عمر بھر قرآن مجید کے احکام کی پیروی کرتا رہے۔ اور اس کے مقابلہ پر جاہلوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے۔

(۸) قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لایاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً ولقد صرفنا للناس فی ھذا القراٰن من کل مثل فابیٰ اکثر الناس الا کفوراً (بنی اسرائیل ۸۸، ۸۹)

ترجمہ:- کہہ دے کہ اگر تمام انسان اور جن اس پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی مثل بنا لائیں۔ تو وہ باوجود ایک دوسرے کے مددگار ہونے کے اسکی مثل نہ بنا سکیں گے ہم نے اس قرآن میں ہر اعلیٰ تعلیم بیان کر دی ہے۔ لیکن لوگوں کی اکثریت نے کفر پر اصرار کیا ہے۔“

اس آیت میں رہتی دنیا تک کے سب انسانوں کو قرآن مجید کی مثل لانے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں بہترین تعلیم مذکور ہے۔ اس سے اعلیٰ تعلیم نہیں بنائی جا سکتی۔ یہ چیلنج اسی بناء پر ہے۔ کہ قرآن مجید نے ہمیشہ ہی بطور ایک بے نظیر شریعت اور بے مثل کتاب کے قائم رہنا ہے۔

(۹) وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ من الکتٰب ومھیمناً علیہ (المائدہ ۴۸)

ترجمہ ہم نے تیری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت پر مشتمل ہے۔ یہ سابقہ کتب کی پیشگوئیوں کی مصداق ہے۔ اور ان کی مھیمن یعنی نگران ہے۔

اس آیت میں قرآن مجید کی تین شانوں کا ذکر ہے۔ (الف) بالحق۔ کہ یہ اپنی ذات میں قائم رہنے والی تعلیم پر حاوی ہے۔

(ب) مصدقاً لما بین یدیہ من الکتاب یہ پہلی کتابوں کی پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔

(ج) مھیمناً علیہ۔ یہ سابقہ کتب کی سچی تعلیموں کا نگران ہے لیعنی وہ تعلیمیں قرآن مجید کے ذریعہ سے محفوظ رہیں گی۔ ظاہر ہے کہ جو کتاب ان تین صفات سے متصف ہو۔ اسے کلی یا جزوی طور پر منسوخ قرار دینا سراسر غلط بات ہے۔

(۱۰) ولقد ضربنا للناس فی ھذا القراٰن من کل مثل لعلھم یتذکرون قراٰناً عربیاً غیر ذی عوج لعلھم یتقون (الزمر ۲۴-۲۵)

ترجمہ:- اس قرآن میں ہم نے سب لوگوں کے لئے ہر ضرورت کے لئے اعلیٰ تعلیم بیان کر دی ہے۔ تا وہ نصیحت حاصل کریں۔ یہ قرآن فصیح زبان میں بغیر کسی کجی کے ہمیشہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ تا کہ وہ متقی بن سکیں۔

جب قرآن پاک سب ضروریات دین پر بغیر افراط و تفریط مشتمل ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے محفوظ بھی ہے۔ تو اس کی آیات کے منسوخ ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۱۱) انہ لقول فصل وما ھو بالھزل۔ (الطارق ۱۳، ۱۴)

”ترجمہ:- یہ قرآن قول فصل ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی بات غیر سنجیدہ نہیں۔

عربی زبان میں ”قول فصل“ کے معنی قطعی اور ناقابل منسوخ کلام کے ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب میں لکھا ہے:-

”امرھم بامر فصل ای لارجعۃ فیہ ولا مردلہ“

کہ امر فصل کے معنے ہوتے ہیں ایسا حکم جس میں رجوع کرنے یا جس کے منسوخ کرنے کی گنجائش نہ ہو۔

(۱۲) ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیءٍ وھدی ورحمۃ وبشریٰ للمسلمین (النحل ۸۹)

ترجمہ:- ہم نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری ہے۔ جو ہر ضروری تعلیم کو بیان کرنے والی ہے پھر ان احکام کی تعمیل کے طریق کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے اور بلحاظ نتیجہ مسلمانوں کے لئے رحمت اور بشارت ہے۔

قرآن مجید کی ان صفات کا تقاضا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی اور شریعت کا انتظار نہ رہے۔ اور ایسا ہی اسکی کسی ایک آیت کے بھی منسوخ ہونے کا وہم پیدا نہ ہو۔ پس ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اس کا دائمی شریعت ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ نہ اسے کلاً منسوخ کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسکی کوئی

حافظ عبد العزیز صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میرے پیارے والد حافظ عبد العزیز صاحب ۷۸ برس کی عمر میں ۹ نومبر ۱۹۵۱ء کی شب کو بعارضہ ڈبل نمونیہ ہمیں ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے کر اپنے مولا کو پیارے ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ذیل میں آپ کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات مختصراً عرض کئے جاتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ میرے والد صاحب تھے بلکہ اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور دیرینہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ اور سیالکوٹ چھاؤنی میں آپ احمدیت کا ایک نشان تھے۔

بچپن اور جوانی

آپ کی پیدائش تقریباً ۱۸۷۳ء میں سیالکوٹ چھاؤنی کے ایک موحد گھرانے میں ہوئی۔ دادا مرحوم چوہدری نبی بخش صاحب بہت عابد زاہد اور مہمان نواز تھے اور اپنے محلہ کے سردار کہلاتے تھے۔ انہوں نے بچپن میں ہی والد بزرگوار کو قرآن کریم حفظ کروا دیا تھا۔ قرآن مجید کو صحت اور خوش الحانی سے پڑھنا قدرت کی طرف سے آپکو عطیہ دیا گیا تھا۔ خاندانی وجاہت کے ساتھ حضرت والد صاحب اپنی ذاتی خوبیوں کے باعث بچپن سے ہی محبت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان دنوں تعلیم عام نہ تھی۔ انگریزی مڈل پاس کرانے کے بعد آپ کو ڈاکٹری تعلیم کے لئے لاہور بھجوایا گیا لیکن آپ کی شفیق الطبعی مردوں کے چیر پھاڑ کے کام کو برداشت نہ کر سکی۔ چنانچہ کچھ مزید حصول علم کے بعد آپ اپنے والدین کی خدمت کی نیت سے ایسی ملازمت کے خواہشمند رہے جس کے نتیجہ میں اپنے گھر میں ہی رہائش رہے۔ لہذا کچھ عرصہ بعد غالباً ۱۸۹۵ء میں سنگر سیونگ مشین کمپنی کی ملازمت اختیار فرمائی جس میں آپ نے اپنی عمر کے انتالیس سال گذارے اور آپ نے یہ ملازمت اتنی ایمانداری اور محنت سے نبھائی کہ کمپنی نے آپ کی پنشن مقرر کر دی حالانکہ پنشن دینا کمپنی مذکور کے قواعد میں شامل نہ تھا۔

قبول احمدیت

عنفوان شباب میں ہی آپ نے مذہبی مطالعہ کرنا۔ علماء کی صحبتوں میں رہنا۔ قرآن مجید کے درس سننا اپنے اشغال میں رکھا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چرچا سنا تو اپنے مرشد پیر جماعت علی شاہ صاحب سے پوچھا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں کیسے ہیں؟ جواب ملا کہ کوڑھی ہیں یعنی نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ آپ نے دلیل دریافت فرمائی تو جواب ملا کہ مرید کا کام دلیل مانگنا نہیں۔ جس پیر نے کہا اور مرید نے مان لیا۔ آپ چونکہ ہر چیز دلائل سے ماننے کے عادی تھے اس لئے آپ نے مولوی مبارک علی صاحب احمدی اور پیر صاحب کے درمیان مباحثہ کی طرح ڈالی جس کی تفصیل میرے چچا بزرگوار سردار عبد الحمید صاحب یوں بیان فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے مولوی صاحب موصوف اور پیر صاحب کی دعوت کی اور دونوں کا تبادلہ خیالات کرا دیا۔ اس موقعہ پر والد صاحب نے محسوس کیا کہ احمدیت کے دلائل کے سامنے پیر صاحب کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے جس کے نتیجہ میں آپ پر احمدیت کی صداقت واضح ہوگئی اور آپ اپنے پیر کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔

قبول احمدیت کے بعد مخالفتوں اور دشمنیوں کا سلسلہ لازمی تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو استقلال بخشا اور آپ کے دشمنوں کو ناکام رکھا۔ آپ کا سن بیعت بزرگوارم چچا جان کی یادداشت کی بنا پر ۱۸۹۶ء ہے۔ آپ کے ایک دیرینہ دوست جو محض احمدیت کے سبب آپ کے دوست ہوئے یعنی بزرگوارم میاں نظام الدین صاحب (یہ بزرگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ صحابہ میں سے ہیں) مندرجہ ذیل روایت فرماتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ حضرت والد صاحب نے ۹۹-۱۸۹۸ء سے پہلے بیعت کی ہوئی تھی۔

"میں حافظ عبد العزیز صاحب کو ۹۹-۱۸۹۸ء سے بسبب احمدیت جانتا ہوں جبکہ میں سیالکوٹ چھاؤنی میں ایم۔ای۔ایس میں کام کرنے جایا کرتا تھا۔ ..... آپ اعلیٰ درجہ کے شریف النفس اور متقی انسان تھے۔ طبیعت میں مروت بہت تھی۔ صدر بازار میں سب لوگ ان کی انتہائی عزت کرتے تھے میں نے انہیں کسی سے ناشائستہ باتیں کرتے نہیں سنا۔"

صحابہ کا آپس میں سلوک

بزرگوار میاں نظام الدین صاحب نے حضرت والد صاحب کے متعلق چند واقعات اور بھی بیان فرمائے ہیں۔ جن میں ایک بدیہ ذیل درج کئے دیتا ہوں تاکہ قارئین اندازہ لگا سکیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں صحابہ آپس میں کس طرح پیار و محبت سے برتاؤ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ میاں صاحب کا بیان ہے کہ:-

"حافظ صاحب کا ایک واقعہ اور مجھے یاد ہے ایک روز آپ میرے پاؤں کی طرف دیکھ کر کہنے لگے کہ آپ نے تو اچھی جوتی بھی نہیں پہنی ہوئی۔ چنانچہ حافظ صاحب نے اپنی ثابت جوتی مجھے پہنا دی اور مجھ سے پھٹی ہوئی جوتی اتروا لی۔"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے عشق

حضرت والد صاحب کو قرآن کریم سے حد درجہ عشق تھا۔ نوجوانی کے ایام میں جبکہ آپ احمدی نہیں تھے آپ صدر بازار سے شہر سیالکوٹ تقریباً تین میل دور ایک مسجد میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا درس سننے جایا کرتے تھے۔ بڑھاپے میں یہ عشق مجذوبی کیفیت اختیار کر چکا تھا۔ آپ اکثر اپنے خطبہ یا تقریر کے دوران میں قرآنی آیات کی تلاوت پر آبدیدہ ہو جاتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک بدزبان شخص نے آپ کے سامنے آنحضور کی شان میں تحقیر آمیز الفاظ کہے۔ تو آپ کو اتنا رنج ہوا کہ رات کو بخار ہو گیا اور دو دن تک آپ ماہی بے آب کی طرح رہے۔ وصال سے پہلے وصیت کر جانا کہ مجھے کھدر کا کفن پہنایا جائے یہ بھی آپ کے عشق رسول کا ہی نتیجہ تھا۔ آپ اپنی تقریروں اور روزمرہ کی گفتگو میں آنحضرت اور صحابہ کرام کے لباس اور غذا میں سادگی کے واقعات بیان کر کر کے رو پڑتے تھے۔

خدمت اسلام اور خلافت سے وابستگی

سیالکوٹ چھاؤنی کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے بنی ہوئی ہے یہ جماعت کئی نازک ترین دوروں میں سے بھی گذری۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو اسے قائم رکھنے کی توفیق بخشی چندے باقاعدہ مرکز کو بھجواتے رہے۔ تبلیغ کا ایسا رنگ اختیار کیا گیا کہ بہت سی سعید روحیں والد صاحب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئیں۔ ۱۹۱۴ء میں جب غیر مبائعین نے اختلاف پیدا کر دیا تو حضرت والد صاحب نے احباب جماعت کو فرداً فرداً سمجھایا اور خلافت ثانیہ سے وابستہ کیا۔ اس موقعہ پر مولوی مبارک علی صاحب ایسے عالم فاضل بھی غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے لیکن والد صاحب ان سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے بلکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سنا سنا کر سمجھانے کی کوشش کرتے رہے۔

حضرت والد صاحب خلافت ثانیہ کے بارے میں اپنے دل کی ایک بات بیان فرمایا کرتے تھے جو خلافت اولیٰ کے زمانہ میں ہی آپ کے دل میں پیدا ہوئی وہ یہ کہ آپ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تقاضائے عمر پر غور فرما کر بعد افسوس سوچا کرتے تھے کہ الٰہی حضرت خلیفہ اول کے بعد جماعت کو کون سنبھالے گا۔ چنانچہ ایک روز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جبکہ حضور مسند خلافت پر رونق افروز نہ تھے کی۔ ایک تقریر سنی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کی مختصر سی تفسیر بیان فرمائی۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ اس روز سے میں مطمئن ہو گیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلافت کا اہل اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ویسے ہی ہوا۔

خیر و برکت کا نشان

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بھی آپ کے خاص تعلقات تھے۔ چنانچہ والد صاحب کا چوتھا نکاح جب حضور نے پڑھا تو اس وقت اور دوستوں کے نکاح بھی پڑھے گئے لیکن چونکہ والد صاحب کی قبل ازیں تین بیویاں یکے بعد دیگرے فوت ہو چکی تھیں۔ اس لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے والد صاحب کو خاص طور پر اپنے پاس بلا کر اس قسم کے الفاظ فرمائے۔ جن سے مراد تھی کہ اس نکاح میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت ڈالے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح سے یعنی ہماری والدہ محترمہ کے ذریعہ آپ کو سات لڑکے اور تین لڑکیاں عطا فرمائیں۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا پہلی بیویوں سے تھا۔ آج کل خدا کے فضل سے ہم سات بھائی اور ایک ہمشیرہ حیات میں ہیں اور سب بفضل تعالیٰ احمدیت کے خادم ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کے مال میں اتنی برکت دی ہے کہ آپ انیس مکانات ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ حضرت والد صاحب نے ۱۹۲۸ء میں جب اپنا مکان سیالکوٹ چھاؤنی میں تعمیر کروایا تو جماعت کی مسجد کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دو بیٹھکیں نماز باجماعت اور جمعہ کی نیت سے بنوائیں ایک مردوں کے لئے اور ایک مستورات کے لئے۔ چنانچہ سیالکوٹ چھاؤنی میں یہ مکان احمدیوں کی مسجد کے نام سے بھی معروف ہے۔

اخبار کے محدود کالموں کے پیش نظر میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ حضرت والد صاحب کے مفصل حالات علیحدہ طور پر میں ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کروں گا۔ جن جن دوستوں کو والد صاحب کے خاص خاص سوانح کا علم ہو وہ بندہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

آخر میں میں ان احباب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اس صدمہ عظیمہ میں ہمارے خاندان سے .... کسی رنگ میں بھی اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انصار۔ خدام۔ اطفال

ممبرات لجنہ اماء اللہ سے تبلیغ بذریعہ ٹریکٹ کا کام لیں!

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اعلان معافی

چوہدری علی محمد صاحب سابق ساکن محلہ دار الفتوح قادیان حال ساکن گوکھووال ضلع لائلپور کو حضور نے ازراہ کرم و شفقت معاف فرما دیا ہے۔ احباب اطلاع رکھیں۔ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ

قادیان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

از مکرم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ قادیان

نظارت دعوت وتبلیغ قادیان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مسجد اقصیٰ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔

مکرم حافظ الدین صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ اور مکرم حافظ عبدالرحمن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم میں سے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کے ساتھ چند اشعار خوش الحانی سے سنائے بعدہٗ جامعۃ المبشرین کے ہندی کلاس کے طالبعلم مکرم مولوی خورشید احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی جس میں بتایا کہ آپ کے اخلاق حمیدہ کا ہی اثر تھا کہ دعوائے نبوت سے قبل بھی حضورؐ کو اہل مکہ امین اور صدوق کے لقب سے یاد کرتے اور تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کو رکھنے کا فیصلہ بھی حضور ہی کی ذات گرامی نے کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبدالحق صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر معمولی عشق الٰہی کے عنوان پر ایک جامع تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ کی یاد ہر دم آپ کی ورد زبان ہوتا کوئی وقت نہ گذرتا۔ جب کہ آپ خدا کا ذکر نہ فرماتے یہی وجہ ہے کہ دشمنوں نے بھی کہدیا۔ لقد عشق محمد علی ربہ۔ پھر کفار مکہ کی طرف سے ہر قسم کی مال و دولت امارت۔ واعلےٰ رشتہ کی پیشکش کے موقع پر محض خدا کی خاطر حضورؐ نے سب کو ٹھکرا دیا۔ خدا کے مقابل پر دنیا کی کوئی چیز حضورؐ کے قلب صافی کو اپنی طرف نہ کھینچ سکی۔ اس کے بعد یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت امیر المومنین کی نظم

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مولوی فاضل نے صنف نازک پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ بعثت نبوی سے پہلے عورت کی حالت قابل رحم تھی۔ لڑکی کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ اس کی پیدائش کو موجب عار اور ننگ خیال کیا جاتا تھا آپ ہی کی تعلیم و تربیت سے نسوانی دنیا کی کایا پلٹ گئی عورت کی پیدائش سے جوانی تک کے متعلق ہدایات نبوی پر روشنی ڈالتے ہوئے خصوصیت سے بچیوں کے ساتھ محبت و شفقت کے چند واقعات سنائے پھر عورت کے اپنے خاوند کے گھر میں آجانے کے بعد کی ہدایات بیان کیں۔ کہ مردوں کو تاکیدی حکم دیا کہ اپنی عورت سے حسن سلوک کریں اور عورت کو اپنے خاوند کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ اس ضمن میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی شکر رنجی اور آپ کے حضرت علیؓ کو ابو تراب کے لقب سے یاد کرنے اور محبت کے انداز میں منانے کا واقعہ بیان کیا۔ پھر بتایا کہ آپ ہی نے یہ بھی سکھایا کہ بچوں کا فرض ہے کہ ماں کی خدمت کریں۔ اور اس کے قدموں کے نیچے سے جنت کو حاصل کریں۔ اسی طرح چند ایک ماں کی مامتا کے مؤثر واقعات سنائے۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد اس عنوان پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی لکھی ہوئی نظم مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے نہایت عمدگی سے سنائی۔

اس کے بعد ایک غیر مسلم دوست نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر اظہار خیالات کی درخواست کی۔ جسے صاحب صدر نے نہایت مسرت سے اجازت دی اور دوست مذکور نے بتایا۔ کہ میں نے اس بات پر اچھی طرح غور کیا ہے کہ اس وقت دنیا میں قسم قسم کے پاپ پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سب کا علاج صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ وقت کے نبی کو مان لیا جائے۔ کاش اگر ہمارا ملک اس بات کا معتقد ہو جاتا۔ اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرتا تو گذشتہ دنوں کے فسادات سے بچا رہتا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ اگر دنیا آج اسبات کو نہیں سمجھی تو کل ضرور سمجھے گی۔ اور آخر اسے اسبات پر یقین لانا پڑے گا۔ کہ وقت کے نبی کو مان کر ہی امن وسلامتی حاصل ہو سکتی ہے۔ مجھے اسبات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اس تعلیم کے پھیلانے میں کوشاں ہے۔ جو ملک میں صلح اور امان کی بنیادیں استوار کرنے کا ذریعہ ہے۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عام احسانات کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ حضورؐ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے ایسی کتاب دنیا کے سامنے پیش کی جس میں ہر قسم کی تعلیم موجود ہے۔ اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ وہ نہایت آسان اور مختصر بھی ہے اس کے بعد ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حسن صاحب رہتاسی مرحوم کی ایک نعت سنائی۔

پھر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے جو ان دنوں قادیان میں تشریف لائے ہوئے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کام" پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ایک سچی ضرب المثل ہے۔ آپؐ کے کارنامے۔ آپ کی عظمت شان کو ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ عمدہ خصائل کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہر اچھی بات پر عمل کرنے میں مصروف رہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت ابو ذر غفاریؓ کا ایک غیر معروف شخص کے لئے اپنی ضمانت پیش کرنے کا واقعہ سنایا۔ اور درویشان سے کہا۔ کہ اگر حضرت ابو ذر غفاری محض اسلئے اپنی ضمانت پیش کرتے ہیں کہ ایک مسلمان کو اپنے وعدہ اور قول و قرار میں سچا ہونا چاہیئے اور خدا تعالےٰ ان کے اس یقین اور اعتماد کا بدلہ ان کو بہترین طریق پر دیتا ہے۔ تو آپ لوگوں پر ایک بہترین وجود نے اعتماد کیا۔ اور مخصوص حالات میں احمدیت کے مرکز میں ٹھہرنے اور شعائر اللہ کی آبادی اور حفاظت کے لئے اپنے روحانی فرزندوں کو تلقین کی۔ اس لئے یقین جانئے کہ خدا تعالےٰ آپ کو ضائع نہیں کریگا بلکہ اس کا اجر اپنی جناب سے خود دے گا۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم میر رفیع احمد صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" پڑھی اور حاضرین نے بھی خصوصیت سے ساتھ کے ساتھ درود شریف میں شرکت کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عربی نظم "وکم نود وجہ النبی صحابہ" سنائی۔

آخر میں حضرت امیر صاحب مقامی نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں فرمایا کہ دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جو باتیں یہاں سنی ہیں۔ ان پر عمل کریں .... کیونکہ ایسے جلسے انہیں اغراض کے ماتحت کئے جاتے ہیں۔ نہ یہ کہ ایک کان سے سنیں اور دوسرے سے نکال دیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ جو باتیں ہم نے سنی ہیں ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے۔ اسکے بعد سب نے ملکر دعا کی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد علیٰ ذالک

فریضہ زکوٰۃ

معطی حضرات کی ساتویں فہرست

پہلی فہرست کے شائع ہونے کے بعد مندرجہ ذیل افراد جماعت نے ماہ نومبر میں زکوٰۃ کی رقوم جو ان کے نام کے سامنے درج ہیں۔ مرکز میں بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ خیراء۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے اموال میں برکت دے۔ اور خدمت دین کا پہلے سے بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم اور ہدایت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور سینکڑوں مستحقین اس وقت اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

نام	رقم
ملک غلام رسول صاحب لودھراں ضلع ملتان	۱۴/-/-
ملک صادق محمد صاحب " "	۱۴/-/-
اہلیہ صاحبہ محمد دین صاحب کالا گجراں	۲۵/-/-
شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ	۲۰۰۰/-/-
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۲۵/-/-
" " ڈیرہ غازیخاں	۱۵/-/-
چوہدری رحمت اللہ خانصاحب گکرالی ضلع گجرات	۲۰۰/-/-
سردار بشیر احمد صاحب رسول ضلع گجرات	۲۵/-/-
جماعت احمدیہ لنگے ضلع گجرات	۳۰/-/-
چوہدری الہ دتا صاحب داعیوالہ سیداں ضلع سیالکوٹ	۱۶/-/-
میاں احمد دین صاحب خانیوال ضلع ملتان	۳/-/-
ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر	۲۲۵/-/-
شیخ محمد شریف صاحب بدوملہی	۵۰/-/-
چوہدری بشیر احمد صاحب حافظ آباد	۳۰/-/-
چوہدری محمد صاحب والد بیادل چک ۱۳۵ ج ب لائلپور	۵/-/-
چوہدری اللہ بخش صاحب عینی ضلع جھنگ	۲۵/-/-
بابو عبدالقادر صاحب لاہور	۲/۸/-
جماعت احمدیہ لاہور	۱/-/-
چوہدری شاہ محمد صاحب گمھیانہ	۵۰/-/-
میاں عطاء اللہ صاحب دہلی دروازہ لاہور	۵/-/-
احمد بی بی صاحبہ اہلیہ ممتاز علی صاحب لاہور	۲/-/-
چوہدری اللہ بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں	۱۵/-/-
ڈاکٹر ولی اللہ صاحب ملتان شہر	۷/۸/-
سید محمد حسین صاحب جہلم شہر	۱۰/-/-
میزان	۲۸۵۳/-/-
سابقہ میزان	۱۵۵۱۹/-/-
کل میزان	۱۸۳۷۲/۱۱/۹

(ناظر بیت المال ربوہ)

درویش قادیان کا "خاص نمبر"

جملہ احباب جماعت - خریداران و ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء کا رسالہ "درویش" شائع نہیں ہوگا۔ بلکہ ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء اور جنوری ۱۹۵۲ء کو مشترک کرکے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خاص نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ و حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فوٹوز نیز مکہ مکرمہ کے مناظر کے علاوہ مزید تصاویر بھی شامل کی جائیں گی۔ مضامین کو بھی بہترین رنگ میں ترتیب دی جا رہی ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خاص نمبر ایک قیمتی اور غیر معمولی طور پر اہم نمبر ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اعلان ملاحظہ فرماتے ہی مطلوبہ پرچہ جات کی تعداد سے مطلع فرما دیں۔ جو دوست اس وقت تک مبلغ پانچ روپے چندہ سالانہ ادا کرکے خریدار بن جائیں گے انہیں خاص نمبر اسی چندہ میں ملے گا۔ باقی احباب کے لئے خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ فی پرچہ مقرر ہے۔ ایجنٹ صاحبان کو پرچہ جلسہ سالانہ سے قبل بھجوا دیا جائے گا۔ مگر خریداران "درویش" کے نام "خاص نمبر" ۳ر جنوری کو روانہ ہوگا۔

(نوٹ) پاکستانی خریدار اپنا چندہ سالانہ مبلغ -/۵ روپے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ارسال فرمادیں۔ اور دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ہندوستانی خریدار اپنا سالانہ چندہ مبلغ -/۵ براہ راست بنام منیجر ارسال فرما سکتے ہیں۔ (منیجر رسالہ درویش قادیان)

ضروری اعلان برائے موصیان

ریزولیوشن نمبر ۳۶ مورخہ ۱۵-۶-۵۱ء میں صدر انجمن نے فیصلہ فرمایا تھا - کہ "ہر موصی کو اس کی اصل آمد فی سال گذشتہ معلوم کرنے کے لئے فارم بھیجا جائے - اور ایک نقل امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو بھی بھیجی جائے - تاکہ وہ موصی سے فارم پُر کرا کر ارسال فرمائیں - اور اگر ایک ماہ کے اندر جواب نہ آوے - تو دوبارہ موصی کو یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے - اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو اطلاع دی جائے - کہ فلاں موصی کو سیکٹ فارم براہ راست اور آپ کی معرفت بھیجا گیا تھا - مگر وہ فارم پُر ہو کر نہیں آیا - اب دوبارہ فارم بذریعہ رجسٹری موصی کو بھجوایا گیا ہے - آپ ان سے فارم پُر کروا کر جلد ارسال کروا دیں - اگر پھر بھی ایک ماہ کے اندر فارم پُر ہو کر نہ آئے - تو موصی کو بقایا دار تسلیم کرتے ہوئے اس کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے " اس قاعدہ کے مطابق ہر موصی کو سیکٹ فارم بھیجے گئے ہیں - بعض عدم پتہ ہو کر واپس آ گئے ہیں - پس جن موصی حضرات کو یہ فارم نہ ملا ہو - وہ اپنا صحیح پتہ جلد سے جلد تحریر فرما دیں - تاکہ ان کو یہ فارم بھیجا جائے - اور جن کے فارم وصول ہو گئے ہیں - ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے - جن احباب کے ذمہ جتنا بقایا ہو وہ اپنا بقایا ۳۰ تک بالکل صاف فرمائیں - تاکہ حساب صاف ہو جائے اور بقایا آگے نہ چلے - صدر انجمن کا سال ۳۰-۴-۵۲ کو ختم ہوگا - ہر موصی کو چاہیئے - کہ وہ یہ ایسی صورت میں ارسال فرمائیں - کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ۳۰-۴-۵۲ تک پہنچ سکے - ۳۰-۴-۵۲ کی وصول شدہ رقم اگلے سال میں شمار ہوگی -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے لجنات بیرون

تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران اپنے اپنے شہر کی عورتوں میں اعلان کر دیں - کہ جلسہ پر آتے ہوئے ہر عورت ایک ایک تھالی اور گلاس اپنے ہمراہ لائیں - ان کے علاوہ اپنے ضروری برتن بھی - تاکہ بہنوں کو تکلیف نہ ہو -

(ناظم جلسہ سالانہ خواتین)

لجنات اماء اللہ کے لئے

(۱) اب تک لجنہ اماء اللہ نے اپنا عہد نامہ نہیں بنایا - تمام لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے - کہ وہ عہد نامہ کے الفاظ مرتب کرکے اطلاع دیں - کہ کیا الفاظ ہونے چاہئیں - جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء پر جو شوریٰ منعقد کی جائے گی - اس میں پیش کرکے فیصلہ کیا جائے گا - لیکن عہد نامہ ابھی بنا کر بھجوا دیں - تاکہ مجلس عاملہ اس پر غور کر لے دوبارہ تاکید ہے - کہ براہ مہربانی اس تجویز کے مطابق عہد نامہ کے الفاظ سے اطلاع دیں -

(۲) انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہوگا - جلسہ سالانہ کے انتظامات ابھی شروع کر دیئے جائیں گے - لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام مرتب کرنا ہے - اس لئے تمام لجنات اماء اللہ کے عہدہ داروں سے درخواست ہے - کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اجلاس کرکے جلسہ سالانہ کے پروگرام کے متعلق اپنے مشورہ سے آگاہ کریں -

(۳) قیام گاہ مستورات اور جلسہ گاہ مستورات کے کارکنات کا نقشہ بھی تیار کرنا ہے - جس بہن نے کام میں حصہ لینے کے لئے نام لکھوانا ہو - تو براہ مہربانی جلد سے جلد اطلاع دیں -

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں ہر ماہ بذریعہ اعلان گذارش کی جاتی رہی ہے - کہ سیکرٹریانِ تبلیغ کو انکی ذمہ داری سے آگاہ کریں۔ اور ان سے ماہوار تبلیغی رپورٹ لے کر نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ بعض احباب نے بے شک اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ابھی تک ایک کافی تعداد ایسے کارکنان کی ہے۔ جن کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ ایسی جماعتوں کی تبلیغی جد و جہد کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ان کی طرف سے تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا میں نہ پہنچے۔ ذمہ دار احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ضروری اعلان

حکیم محمد شریف صاحب ساکن چک $\frac{266}{RB}$ موضع خشنکر متصل کوٹریانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور اپنے غلط عقائد کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اخراج از جماعت کی سزا دی ہے احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں - کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے - جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے - اگر ان کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں - جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی - اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی — تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی

ایران میں اندرونی اختلافات اور کشیدگی بڑھ رہی ہے

تہران ۷ دسمبر۔ ایران میں اندرونی کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ مشترکہ پارلیمانی آئیل بورڈ کے قائمقام ڈائرکٹر اور ڈاکٹر مصدق کے نیشنل فرنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر مکی کے درمیان جھگڑے کے بعد مسٹر نجمی کا استعفاء انتہائی بے چینی پیدا کرنے والا ہے۔ غیر ملکی زر تبادلہ کی فروخت پر پابندی سے ظاہر ہے کہ ملک میں سیاسی اور اقتصادی حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ انتخابات کے متعلق ڈاکٹر مصدق نے اعتماد کی تحریک پاس کرائی تھی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انتخابات کی تاریخ وہ کب مقرر کریں گے۔ خیال ہے کہ یہ دیر امیدواروں کے نہ ملنے کی وجہ سے ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے ڈاکٹر مصدق کے ان مخالفین کو پھر سخت ہونے میں مدد مل رہی ہے جنہیں وزیر اعظم کے امریکہ سے واپس آنے پر سیاسی شکست ہوئی تھی۔ (اسٹار)

مراکش اور طیونس کے متعلق عرب لیگ کا موقف

پیرس ۷ دسمبر۔ اخبار "لبریشن" نے اپنی کل کی اشاعت میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کا ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ اس بیان میں مراکش کے مسئلہ کے متعلق عرب نقطۂ نظر کی وضاحت کی ہے۔ عزام پاشا نے بیان کیا ہے کہ اس معاملہ کو اقوام متحدہ میں لانے سے پیشتر انہوں نے امریکہ اور برازیل کو مصالحت کنندہ بنانے کی ناکام کوششیں کیں۔ میں اس امر کے لئے تیار ہوں کہ مسئلہ مراکش کو جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس پر ملتوی کر دیا جائے۔ بشرطیکہ اسکی شمولیت کا فیصلہ اسی اجلاس میں کر دیا جائے۔

طیونس کے متعلق عزام پاشا نے اعلان کیا کہ عرب لیگ ہمیشہ طیونس کے قومی عزائم کی زبردست حامی رہی ہے۔ لیکن جب تک براہ راست پیرس اور طیونس کے درمیان مصالحت کا امکان باقی ہے۔ ہماری یہی خواہش ہے کہ براہ راست دونوں حکومتوں کے مابین مذاکرات جاری رہیں۔

اردن کیلئے ۵۴ لاکھ ڈالر کی رقم

عمان ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اردن نے اصولی طور پر امریکہ کے ساتھ چار نکاتی پروگرام کے تحت معاہدہ طے کرنا قبول کر لیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت اردن کو بحالیات اور ترقیاتی منصوبوں کے لئے ۵۴ لاکھ ڈالر کی رقم ملے گی۔ جب حکومت امریکہ نے اس رقم کی مدد سے عملدرآمد کرنے کے لئے اردن کی تجاویز کو منظور کر لیا تو معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

بیروت اور ٹریپولی کی بندرگاہوں کی توسیع

بیروت ۷ دسمبر۔ لبنان کے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے اخبارات کو بتایا کہ چار نکاتی پروگرام کی امداد سے لبنان کی ترقیاتی سکیموں پر عمل کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ خاص طور پر بیروت اور ٹریپولی کی بندرگاہوں کو وسیع کرنے کے کام میں۔ لبنان نے حال ہی میں امریکہ کے ساتھ چار نکاتی پروگرام کے تحت ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ (اسٹار)

اردن کے لئے پچاس امریکی ماہرین

عمان ۷ دسمبر۔ صدر ٹرومین کے چار نکاتی پروگرام کے تحت اردن میں جو ترقیاتی منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں۔ ان پر عملدرآمد کی نگرانی کے لئے پچاس امریکی ماہرین اردن آنیوالے ہیں۔ امریکہ کی طرف سے اردن کو ۰۰۰،۰۰،۵۴ ڈالر کی جو رقم دی جا رہی ہے۔ اس سے ملک کی زراعت، صحت، تعلیم اور صنعت کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ (اسٹار)

بھارت میں بہت زیادہ گندم کی درآمد

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ اس مالی سال (اپریل سے اگست تک) کے دوران میں بھارت نے ۰۰۰،۰۰،۰۰،۳۶ روپے کی گندم درآمد کی ہے۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گندم کی یہ مقدار گذشتہ سال سے چار گنی ہے۔ اور ۱۹۴۹ء سے دوگنی سے بھی زیادہ ہے۔ گندم کی سب سے زیادہ مقدار ۰۰۰،۰۰،۰۰،۲۹ روپے کے عوض امریکہ سے منگوائی گئی اور کینیڈا سے پانچ کروڑ روپے کی اور آسٹریلیا سے دو کروڑ روپے کی گندم درآمد کی گئی۔ (اسٹار)

وہ آج کل مقیم ہیں۔ اس علاقہ کے باشندوں کے مقابلہ میں ان کی صحت بھی کہیں بہتر ہے۔ (اے۔ پی۔ پی)

عرب مہاجرین کی فلاح و بہبود اور اقوام متحدہ

لندن (بذریعہ ریڈیو) وزیر خارجہ برطانیہ سے دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ عرب مہاجرین کو دوبارہ آباد کرنے اور انہیں امداد دینے کا جو پروگرام اقوام متحدہ نے وضع کر رکھا ہے۔ اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ نے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟

مسٹر انتھونی نٹنگ پارلیمنٹری انڈر سیکرٹری دفتر خارجہ نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ امداد دینے کی تمام تر ذمہ داری اقوام متحدہ کے ادارہ بہبود مہاجرین فلسطین پر عائد ہوتی ہے۔ اس ادارہ میں برطانیہ کو بھی نمائندگی حاصل ہے۔ بہرحال مجھے جو اطلاعات مہیا ہوئی ہیں۔ ان کی بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ مہاجرین کی عمومی حالت بہت اچھی ہے۔ بجز

اینگلو ایرانی تنازعۂ تیل کے متعلق برطانیہ کا وائٹ پیپر

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ تیل کے تنازعہ کے سلسلے میں برطانوی اور ایرانی حکومتوں کے درمیان خط و کتابت کے متعلق ایک وائٹ پیپر شائع کیا گیا ہے۔ یہ خط و کتابت دونوں حکومتوں کے درمیان فروری اور ستمبر کے درمیان میں ہوئی۔ وائٹ پیپر میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر مارسین نے لنڈن میں ایرانی سفیر کو بتایا تھا کہ اگرچہ حکومت برطانیہ نے اپنی بعض صنعتوں کو قومی ملکیت قرار دیا ہے لیکن یہ کام تمام متعلقہ پارٹیوں کے ساتھ گفت و شنید کے بعد سرانجام دیا گیا۔

ایرانی سفیر کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ حکومت ایران اپنی پارلیمنٹ کے فیصلہ سے قومی ملکیت کے قانون پر عمل کرنے پر مجبور تھی۔ مسٹر مارسین نے انہیں بتایا کہ سوائے اشتراکی ممالک کے انہوں نے کسی ملک میں یہ نہیں دیکھا کہ کسی صنعت کو پارلیمنٹ میں پاس کی ہوئی قرارداد کے ذریعہ قومی ملکیت قرار دیدیا گیا ہو۔

وائٹ پیپر میں تحریر کیا گیا ہے کہ ایران کو برطانوی پیشکش اور اینگلو ایرانی کمپنی کے مجوزہ معاہدے کے متعلق ایرانی عوام کو کچھ نہیں بتایا گیا اور آئیل کمپنی کے مخالفین کے مظاہروں کو ہوا دی گئی ہے جن کا پروپیگنڈا غلط بیانی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ سے مصری فوجیوں کی واپسی

لنڈن ۷ دسمبر۔ مصری وزارت خارجہ کی طرف سے تصدیق کر دی گئی ہے کہ جو مصری فوجی برطانیہ میں زیر تربیت ہیں انہیں واپس بلا لیا جائیگا۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ابھی تک اس فیصلہ کے متعلق سرکاری طور پر انہیں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی لیکن یہ ناممکن نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت مصری فوج بحریہ اور فضائیہ کے چار سو افراد یہاں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

کشمیر مسلم کانفرنس کے انتخاب

راولپنڈی ۷ دسمبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار ابراہیم خاں نے جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے انتخابات کرانے کے فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے آپ نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ عبوری دور جلد از جلد ختم ہو جائیگا جس کے بعد آزاد کشمیر میں مؤثر اور مضبوط حکومت قائم ہو جائے گی تاکہ کشمیر کی تحریک آزادی کو کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

کراچی ۷ دسمبر۔ وزارت تعلیم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چھ سالہ تعلیمی منصوبہ کے مصارف پورے کرنے کی غرض سے ملک کے خوشحال طبقہ پر تعلیم ٹیکس عائد کیا جائے اگر حکومت پاکستان نے یہ تجویز منظور کر لی تو خیال ہے کہ پاک پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن اس سلسلہ میں ایک مسودہ قانون پیش کریں گے۔ (آفاق)

الاٹمنٹ کے وقت ترتیب مقاطعہ گیران

۸ اور ۹ دسمبر کو جس دن الاٹمنٹ محلہ جات کی اور ج شروع ہوگی احباب کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل طریق پر مقاطعہ گیران کو اپنا قطعہ منتخب کرنے کیلئے بلایا جائے گا۔

مورخہ ۸ دسمبر

مقاطعہ نمبر ۱ سے نمبر ۱۵۰ تک ۸ بجے قبل دوپہر سے ۱۰ بجے قبل دوپہر تک۔

مقاطعہ نمبر ۱۵۱ سے نمبر ۳۰۰ تک ۱۰ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے قبل دوپہر تک

وقفہ برائے نماز ایک بجے تک

مقاطعہ نمبر ۳۰۱ سے نمبر ۴۵۰ تک ایک بجے بعد دوپہر سے ۳ بجے بعد دوپہر تک (اگر کچھ دوست رہ گئے تو رات کو بعد نماز عشاء ان کی الاٹمنٹ کی جائیگی)

۹ دسمبر

مقاطعہ نمبر ۴۵۱ سے نمبر ۶۰۰ تک ۸ بجے قبل دوپہر سے ۱۰ بجے قبل دوپہر تک۔

مقاطعہ نمبر ۶۰۱ سے نمبر ۷۵۰ تک ۱۰ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے قبل دوپہر تک۔

وقفہ برائے نماز ایک بجے تک

مقاطعہ نمبر ۷۵۱ سے نمبر ۹۰۰ تک ایک بجے بعد دوپہر سے ۳ بجے بعد دوپہر تک۔

(اگر کوئی دوست رہ گئے تو ان کی الاٹمنٹ بعد نماز عشاء کی جائے گی) اس ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب کو مذکورہ ترتیب کے ماتحت دفتر آبادی میں جمع ہونا چاہیئے۔

وہ احباب جو کہ وقت مقررہ پر حاضر نہ ہوں گے ان کی الاٹمنٹ دفتر خود ہی کر دے گا۔

(نائب وکیل المال، جائداد)